



سیرتِ نبویؐ کی اولین و سترہا

مجلہ محمدیہ
محمدیہ فیصل آباد



جلد نمبر 4 صفحہ المظہر شمارہ نمبر 7

فہرست
قرآن و حدیث

امام زین العزت سیدین

اللہ
مخطوطات و تصانیف

دل کی اصلاح جینے کے مولانا روم کا نسخہ

تذکرہ
دعوتِ نبویؐ



سید داتا گنج بخش



سید محمد زلفغانی

گوشہ شریعت

m.mohiuddin.fsd.pk@gmail.com
mujallah mohiuddin faisalabad

حَنِيفَةُ مِنْ نَعْتِ الشَّارِئِ وَعَمَدَةٍ

پیر محمد علاؤ الدین

مدرسہ نظامی
نہرو پور
لاہور

صِدِّیقِیۃ قرآن امیدی

درس نظامی

ناظر قرآن مجید

حفظ القرآن

ترجمہ قرآن

تفسیر

داخلہ جاری ہے

فی نمبر 5 سیاوی ہفتی

بڑا قبرستان روڈ فیصل آباد

0321-7611417

پیر محمد علاؤ الدین

پیر محمد علاؤ الدین

جلد نمبر 4 مرموعہ 2017

نور العین

نور العین

نور العین

نور العین

نور العین

نور العین

نور العین

نور العین

پیر محمد علاؤ الدین

پیر محمد علاؤ الدین

جلد نمبر 4 مرموعہ 2017

نور العین

نور العین

نور العین

نور العین

نور العین

نور العین

نور العین

نور العین

اس کی قیمتیں

2

6

7

10

12

21

27

29

فاؤت آرٹسٹ

041-2656130
0321-7611417

صِدِّیقِیۃ پبلیکیشنز فیصل آباد

پیر محمد علاؤ الدین

دل کی اصلاح کے لیے مولا ناروم کا نسخہ

مولاؑ کے چند خوبصورت اشعار کا مجموعہ

از ادارہ

دل کی اصلاح کے لیے کسی صاحب دل کی تلاش کرو

مولاؑ ناروم کا چرمان ۷۷ ہے جو صوم میں سے ہوتا ہے جو مجھے عالم کی ہول اور اس کے ساتھ ساتھ روحانی دنیا میں کی بہت بہتر قسم کہتے ہوں۔ وہ سابقہ ہیں اپنے کلام میں ان کو اپنا مشہد تسلیم کیا ہے۔ مثنوی مولاؑ ناروم روحانیت کے سفر پر پہنچنے تک نہیں میں جھڑکتی ہے۔ لطف کی بات ہے کہ آپ کی مثنوی قرآن اور حدیث کے سہاگن کوششوں کے پاس میں اپنے اندر اس طرح سمجھتا ہوں کہ کسی بھی تکلف نظر کے صوفی کو آپ کے کلام پر اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی لکھنے کے اشعار کا بطور سند پیش کیا جاتا ہے۔

آپ نے مثنوی مولاؑ ناروم میں دو اجازتیں دی ہیں جن سے وہ مثنوی اعلیٰ ہے۔ ایک تو ہے کہ شریعت کی حق سے اجازت کی جائے اور دوسرا ہے کہ کسی شیخ کامل کا پاس مثنوی سے قسم لیا جائے جو اس کے کلمہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے گا۔ یہ اس بات کو آپ بھی کہہ جاتے ہیں کہ انسانوں کی تمام بیماریاں کا علاج ہی مرشد سے محبت رکھنے میں ہے۔ اس جگہ پر آپ کی مثنوی سے تاخیر چند لہجہ خوبصورت اور معروف ان اشعار کا مجموعہ پیش کیا جا رہا ہے جو انکو ۷۷ سے ۷۷ سے بزرگوں کی زبانوں پر جاری رہتے ہیں۔ جو مجموعہ اس لیے بھی پیش کیا جا رہا ہے کہ خواہ مخواہ سے حضرت کے لیے پوری مثنوی سے ایسے اشعار اور جملہ جملہ کو مثنوی اعلیٰ انسان کام نہیں۔ ان اشعار کے سنی بھی لکھ دیتے ہیں لہذا ان کو کہنا کوئی مشکل بات نہیں۔

صبح بولائی رواہ آگاہ کھند
نورانی لکھ نہ کہ وہاں گاہ کرتے ہیں اپنے انشا کا کام کے ساتھ نورانی مرقعہ کر دیتے ہیں

از حدیث شیخ جمعیت رح

شیخؑ کی بات سے ممکن ہو کہ پنداروں کے کام سے انگیزہ حاصل ہوتا ہے

جو ہو کہ دست کو دہ دست تو دمی پس دست آکلان ہوں جوی

(جس بات اپنا تھا اس کے ساتھ میں نے کا ہو میں کو مرقعہ کی جس سے نکل جائے گا)

وہر راہ حریفان بود کو با حکیم شریعت می رود

(ملاوے قضا کا ماہر وہ رہتا ہے جو خدا کی شریعت کی راہ چلا ہے)

گر ساندہ در عمل ثبت فسد جو خالد خلق را در دست علم

(اگر وہ میں سے بہت فسد نہ رہا تو کمال کوئی سے کہیں ہائی لا سکتا ہے)

دست زن درد لمس هر کو ولست خواہ از نسل عمر عوار از علی ست

(جو بھی دل اپنے پاس کے ساتھ میں سے درد و غم وہی مرضی اللہ علیہ السلام سے ہو جو مرضی اللہ کی)

گر تو گوئی دست میرے آشکار تو طلب کن دو ہزار تندر ہزار

(اگر کہتا ہے کہ کوئی میری دست لے گا، آٹا لکھوں میں اسے تلاش کر لوں گی)

زاتکہ گر میرے نہ باشد در حیاں نہ زاسر در حیاں مائلہ مکان

(کیونکہ نہ میں کوئی نہیں رہتا تو پند میں نہ رہا نہ پائی ہو نہ ہے)

دست گورد بعدہ حاضر نہ طلبان رومی بردتا پیشگاہ

(اللہ تعالیٰ کے خاص بندہ سے بھیجی کرتے ہیں سالکان کو خدا کی بارگاہ میں لے جاتے ہیں)

گر تو ست حریف و عمر بر وی گر میرے صاحب دل دلی جو ہر حوی

(اگر کہتے ہیں کہ میری عمر بڑھ کر کسی صاحب دل کے پاس پہنچے تو میری عمر بڑھ جائے)

مولاؑ ناروم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی توبہ نہ کرے تو وہ لوہے کے پاس جاتا ہے اور اگر

کوئی طویل کا کام لیتا ہے تو کسی طویل کی شکر دہی کی جاتی ہے۔ ایسے ہی اگر کوئی روحانی دنیا

میں قدم رکھنا چاہے تو اس کے لیے ہی کمال کے بغیر اس راستے کو گئے کہ ممکن نہیں۔ مولانا رحمہ اللہ وقت تک مولانا رحمہ اللہ کے جب تک حضرت خضر علیؑ کی غلطی اذیت دینی

ہیج کس از مرد عود جہنہ شد ہیج اعرن حصہ لیزہ نہ شد
(کوئی شخص اپنے تئیں کوئی چیز نہیں ہو سکتا کوئی لہر طوفان کوئی چیز نہیں ہو سکتا)

ہیج حلوانی نشد اسناد کثار تاکہ شاگرد نہ شکر وقفہ شد
(کوئی طوطی اپنے کام کا استاد نہیں ہوتا جب تک کسی طوطی کی شاگردی نہ کرے)

مولوی ہرگز نہ شد مولانا روم تاکہ علام شمس تبریز نہ شد
(مولانا اس وقت تک مولانا نہ بنے جب تک وہ خضر علیؑ کے کلام نہ ہوئے)

﴿خدا کے ساتھ ہم نشین چاہتے ہو تو اولیاء کے حضور میں آ جاؤ﴾

مولانا فرماتے ہیں کہ جس طرح اسرائیل علیہ السلام مردہ ہڈیوں کو زندہ کر سکتے ہیں بالکل اسی طرح اولیاء کرام افعال کے اعتبار سے مردہ انسانوں میں گہوار کی روح بھونک سکتے ہیں۔ ان ہزاروں کے سینے میں خداوند قدس کے جلوے موجود ہوتے ہیں بلکہ ان کی صحبت سے لوگ باخلاق بن جاتے ہیں۔

ہر کہ حواعد ہم نشینی با خدا تو لشکر در حضور اولیاء
(جو بھی خدائی ہم نشین چاہتا ہے اس کو کہ اولیاء کے حضور میں آ کرے)

ہیں کہ اسراصل وقت اند اولیاء مردہ واقعات حیات است و انما
(پیارے مہر کو اولیاء اپنے وقت کے اسرائیل ہیں مردہ لوگوں کو ان کے زندہ کی اور مرنے والی ہے)

مسجدہ کو الشہود اولیاء دست مسجدہ گاہ یہ حملہ است آنجا حیات است
(وہ مہر کو اولیاء کے ساتھ ہے ملاقات کی جگہ وہاں خدا ہے)

﴿اولیاء باللہ دلوں کے پاس ہیں﴾

مولانا فرماتے ہیں کہ اولیاء کے پاس جا کر ہجرت دلوں میں کوئی معیوب بات نہ

حقیقت میں فرق میں ہونا چاہیے کیونکہ یہ دلوں کی باتوں کو بھی محسوس کر لیتے ہیں۔ احادیث میں ان کا جو اس میں عجب ہونے کا ذکر شریف میں ہے اور نور فرست سے ان کا دیکھنا حدیث سے ثابت ہے۔

﴿قُلْ بَرِّئُوا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ یُبْذَلُونَ بِمَا یَعْمَلُونَ﴾

(مومن کی فرست سے ان کا دیکھنا حدیث سے ثابت ہے)

جون شوی دور از حضور اولیاء در حقیقت گشتہ دور از خدا
(جب تو اولیاء کی ماضی سے دور ہو گیا تو حقیقتاً تو خدا سے بھی دور ہو گیا)

آنکہ و الف گشت بر سر لغو آنکہ و الف گشت بر سر لغو
(خدا کے اسرار سے واقف ہو گیا تو لغو کی گداز اس کے لیے کیا ہیں؟)

ہند کین خاص علام العیوب در جہان حایل جو اسبس القلوب
(خدا کے ظاہر علیہ السلام کے خاص بندہ سے دور کی دنیا میں دلوں کے پاس ہوتے ہیں)

مولانا فرماتے ہیں کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ مولانا نے ان اولیاء کرام کی ضرورت سے بڑھ کر حریف کر دی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف ہوش کرتے ہیں بلکہ لیڈان خاص کے بارے میں تربیت اولیاء کو چاہتے رہتے ہیں جیسا کہ حضرت علیؑ اور علیؑ و بیٹائی کی ہوش آپ ﷺ نے خود فرمائی اور بارگاہِ اقدس سے جا کر بیعت کر لیا کہ سلسلہ آگے بھی جاری رہے۔ فرماتے ہیں کہ لوگ ان اولیاء کرام پر شک کا اظہار کرتے ہیں مگر ان کی برائیوں پر نظر نہیں کرتے اگرچہ وہ خود مہر ہیں کی سوا کسی کرتے سے بھی ماضی کرتے۔

ما کلیسا دوستہ ما مسجد فروش کوز دست مصطفیٰ ﷺ ہماہ روح
(ہم تو کلیسا دوست اور مسجد فروش ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے ہاتھوں سے پائے پتے ہیں)

در جہان یہ نہایت نور شہادت مرقہ نور از مقامات حیات
(اس جہان میں نہایت میں ان کا نور حاصل ہے جس کی صورت میں نور کی مقامات سے ایک مقام ہے)

ترجمہ: حضرت عمر فاروقؓ کو روایات پہنچ رہی تھیں کہ جین کے رسول اللہ ﷺ نے (سایا کہ) بے شک اللہ کے ہاں میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ نہ تو وہ انبیاء، جس بار نہ شہداء ہیں، نہ قیامت کے دن ان کی طرف سے حق کا حرجہ دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی رنگ کریں گے۔ سچا ہے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں بتاؤ پسند فرمائیں گے کہ وہ کون کون ہیں؟ فرمایا: ایسی قوم ہے جو اللہ کی خاطر عروسی صبرت رکھتے ہوں گے۔ نہ کوئی رشتہ داری ہوگی اور نہ مال لیکن وہ جین ہوگا۔ ان کی قسم ان کے چہرے نور ہوں گے اور وہ خود کے لہجہ میں ہوں گے۔ وہ فیض طاری ہے جبکہ لوگ دے دے ہوں گے اور زمین میں ہوں گے جبکہ لوگ زمین میں ہوں گے اور آپ ﷺ نے یہ آج حلاوت فرمائی۔ خبر دے بے شک اللہ کے دیوان کو نہ ان کی طرف سے کوئی نیکوئی ظم ہوگا۔

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَمَّا أَلْفَضَى
 حَتَّى مَضَى لِمَنْ خَابَ وَالتَّحَابِلِينَ بِي وَالْمُتَرَبِّينَ بِي وَالتَّحَابِلِينَ بِي
 (مَوْحَا مَلِكُ كِتَابِ الطَّعَامِ بِأَمْرٍ مَا جَاءَ فِي التَّحَابِلِينَ فِي اللَّهِ
 وَكَانَ ذَلِكَ)

۱۶۔ مسند احمد حلیت رحمہ: ۲/۱۹۲۔ اسناد صحیح
 زہر حضرت سحافیہؓ میں داخل فرما رہے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے
 مخالفین کو ۴۳۰ ہجری میں دھپ دھپاتی ہوئی نظر آئی جس میں نبوت کرنے والوں پر، میری خاطر
 علیؓ، عقیقہ دانوں پر، میری خاطر ایک دوسرے کی زحمت کرنے والوں پر اور میری خاطر ایک دوسرے
 کو شہید کرنے والوں پر۔

وَمَنْ أَمْسَى سَعِيدٌ **عَلَيْهِ** أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تَصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ
كَفَاكَتَكَ إِلَّا نَقِيٌّ زَوْجُهُ أَتَوَدُّ دُلْدًا وَابْنُهُ مَدِينِيٌّ وَالْمَدِينِيُّ

زیر حضرت امجد فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
 کے سوا کسی کی صحبت میں اہل حیرانہ کوئی نہ کھائے سوائے تفریق والے کے۔

Monthly Mujalla Mehsud (Faisalabad)

وَأَمَّا الْيَهُودُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَيْسَ لَهُمْ دِينٌ وَلَا لَكُمْ فِيهِ حِلٌّ وَأُولَئِكَ أَشْقَىٰ مَا يُنْفَخُونَ

(مسلم حدیث رقم: ۱۷۵۰۶، ابوداؤد حدیث رقم: ۱۸۰۱)

وَعَنْ يَسْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَدِّكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَنَّ عَشِيرَتِي تَعَالَى بِي إِلَهِي
فَرَوَّعَلِي وَوَجَدَ بِي الْفَضْرِي وَآخِرُهَا الْمَغْرِبُ لَتَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَقُلْ هَذَا الَّذِي كُنْتُ نَحْنُ فِي زِينَةِ السُّبْحِيِّ بِي فَتَبِ الْأَمَانِ

(مجموعہ الامداد للفقہی حاشیہ رقم: ۹۰۴۴) جمعیت محمد
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہندو نے آپ
 میں اللہ کی صلیبی خاطر محبت کرتے ہیں، ایک مشرق میں ہندو اور دوسرا مغرب میں ہندو لکھتے ہیں
 کہ تمہارے دل کا کھانکھانے کا درد اور فراسے کا پتہ ہندو جس سے تمہاری خاطر محبت کرتا تھا۔

[illegible]

تحریر انہی نے ہی کریم علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی زیارت کے لئے گھر سے گاؤں میں گیا۔ اٹھنے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بخارہ دیا۔ اس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ کہاں گاؤں میں جا رہے بھائی کی زیارت کرنے جا رہے ہو۔ پوچھا کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے؟ میں کا دل لینے جا رہے ہو؟ کہیں سوائے اس کے کہ میں اس کے اللہ کی خاطر صبر کرتا ہوں اس نے کہا میں میری طرف اللہ کا سبھا (فرشتہ) ہوں یہ عظام فلاں کو کاٹ کر اللہ سے صبر کرتا ہے جیسا کہ تو نے اس سے اس کی خاطر صبر کیا ہے۔

گوش مبارک

﴿قاری منصور حسین نور پور﴾

دور و نزدیک کے بننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

(الحی حضرت ﷺ)

حضور نبی کریم ﷺ کے ہر گوش مبارک کا دل تہام ہے۔ تو ہر معرکی طرح منہ قنبل
نے آپ ﷺ کو آتش سج بھی بطریق غرق عادت کا عید و جب کی صف فرمائی تھی کہ آپ ﷺ
قریب بہرہ کو کیسا بنے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا ہے
لک نہ دیکھا ہوں جو تم کیسہ کہتے اور میں نے اس میں جو تم نہیں بنے (مشکوٰۃ شریف)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ انعام کے وقت بھی آپ ﷺ نے ایک
آواز نہ فرمایا کہ یہ وہ ہیں کان کی قبر میں مذہب ہے۔ (بخاری شریف)۔

حضرت مہدائے بن عباس و حضرت مہدائے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حضور
نور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہمیں حضور ﷺ نے پھر مبارک آواز فرمایا:
وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے کس کا
سلام کا جواب دیا؟ فرمایا حضرت ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے ساتھ لوہے سے
گزرے ہیں انہوں نے مجھے سلام کیا جس کا میں نے جواب دیا۔ (المعراج)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضور ﷺ نے فرمایا کوئی شخص میرا
نہیں کہ جو مجھ پر ہندو پن سے میری کسی آواز مجھے پہنچے ہے۔ (یعنی میں اس کی آواز سناتا ہوں) کہا ہے
وہ کہیں ہوں۔ سچا کرام علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور وہ وقت کے بعد بھی، (آپ ﷺ)
سنیں گے؟ فرمایا اور وہ وقت کے بعد بھی، کیونکہ اور وہ وقت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حرام
کردیا ہے زمین پر انعام کے جسوں کو کھانا (طہری شریف)

وہاں الخیرات شریف کے غلبہ میں ہے۔ حضور ﷺ نے یہ چہا گیا کہ آپ ﷺ کے نزدیک
آپ ﷺ سے دور رہنے والوں اور بعد میں آنے والے کے درمیان کا خیال کیا ہے؟ تو فرمایا کہ

محبت وہاں کے گھر کو خورد ختنے جیسا اور ان کو یکساں بناتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بغور پڑھنے سے حضور جان رست ﷺ کی قوتِ صامت کا
اظهار ہوتا ہے۔ انامیہ قصیدے کے ہم جہاں سے لگی درود سلام عرض کریں منجھیں گہر فقر علی اعلا
درود سلام بنے ہیں سہا لے ہم کہتے ہیں کہ

ہم یہاں سے یہاں سے دے رہے نہیں
لکھی پاک صامت پہ لاکھوں سلام

سرکارِ دہ عالم بنیہ وسط و اسٹاکس میں طرح خود پہ مثال ہے شل ہیں ایسی سرکار ﷺ کے جسم
الطی کا ہر عضو پہ مثال ہے درود نزدیک کے شہدائے کسان مبارک بھی ہے شل وہ مثال ہیں۔
آج کل کی حرکت گنیز ان کتابتِ حصار پانچ، چالی و جن و فرہ کو کچھ بہت سے مسائل مل ہو جاتے
ہیں۔ بڑوں میں مصلوں کے سلسلے سے گئے والے کی آواز بڑا پیر و پیر کی جاتی ہے تو کیا اللہ
کے عبادت محبوب جاتے نہ محبوب ﷺ اور عبادتِ دلوامیت کا شکی و کون ہیں باجمی و عالمی قوت
سے صاف درود سلام نہیں کئے؟ چنانچہ بنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میں سرکار ﷺ کی محبت میں
زندگی اور موت نصیب فرمائے۔ آمین بھلائی اللہ تعالیٰ

☆☆☆☆☆

محبت نامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور علامہ مولانا حسینی آستانہ قدس قادری علیہ السلام علیہ وسلم مدظلہ صاحبِ اندک کریم
آپ کا سایہ ظلِ صفت پر قائم و دائم رہے گا جس کو ہر گز حیرت پر نہیں طاف فرمائے۔ دعاؤں کی
گزشتہ کریم جس کا حضور ﷺ انعام کر لیاں حیرت طاف فرمائے۔

مناجبات: قاری منصور حسین نور پور

مددگارِ معلوم کا سایہ قادری کا سب شریف، مقامِ آفتاب تک کمالِ قلیل و خلیل بکراست

0300-6437201

حضرت سیدنا امام زین العابدینؑ کی زندگی

صاحبزادہ محراب اللہ توری

آپ سیدنا امام حسینؑ کے چلنے صاحب زادے ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سوز (جو شہزاد کے نام سے مشہور ہیں) بہرمان کے غری قبیلہ کے رہنے والی تھیں۔ آپ کی والدہ باسعادت آپ کے چھ ماہ بعد حضرت سیدنا علی مرتضیٰؑ کی شہادت کے دوران قتل ہو گئیں۔ (۱)

آپ نے اپنے والد گرامی سید امام حسینؑ سے سے تعلیم و تربیت پائی۔ والدہ ماجدہ آپ کا سیدنا امام حسینؑ کی بہن تھیں۔ حضرت ہانیہ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ اور امات المؤمنین میں سے سیدہ عائشہ صدیقہ، سیدہ ام سلمہؓ (سیدہ امہ) و سیدہ خدیجہؓ (سیدہ امہ) شامل ہیں۔ (۲)

مہارت اور شہیت عالمی:

آپؑ کو مہارت و اذیت کا خاص اہل قہر اس گھر میں اور کثرت مہارت کے باعث زین العابدینؑ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ روزانہ ایک ہزار مرتبہ نفل پڑھنا کرتے۔ حضرت سعید بن مسیبؓ فرماتے ہیں:

”میں نے علی بن حسین (زین العابدینؑ) سے زیادہ شہیت عالمی دیکھے ہوں۔ (۳)

لہذا بڑی شہادت آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؑ کو تمام مہارت گزروں کی اذیت آپ کے اہل قہر تھی۔ گویا کج ستموں میں آپؑ کی زندگی دنیا میں ہی گزرتی تھی۔ (۴)

کھٹکے عالم کا یہ عالم تھا کہ جب دشمن کرتے تو رنگ دراز ہوتا تھا۔ جب لڑنے کے لیے نکلے تو خوف سے کانپتے تھے۔ جو بچے پر آپؑ نے فرمایا تو کہا جاتا تو کہ جس کے حضور پیش آئے (۵)

جنگ کے مواقع پر ہمراہ اپنے گھوڑے خوف خدا کی وجہ سے ایسا لڑوہا کرتے تھے کہ ہاتھ سے ایک ہتھکڑی لگا کر لوگوں کے بچنے پر آپؑ نے فرمایا:

”مخبر ہے کہ کسی ایک کہوں توں اور سے جواب آئے: لایک“ ”حیری ماضی قول نہیں۔“

لوگوں نے سوز دہائی تو جوں ہی ایک کہہ خوف الہی سے بے ہوش ہو کر سوزی سے گرجے۔ (۶)

خاکس جان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے میں کو عظیم کعب میں سجدہ کی حالت میں پورا کرتے ہوئے پایا:

خُذْكَ يَهْطَا لَكَ يَا لَكَ يَا لَكَ يَا لَكَ يَا لَكَ يَا لَكَ (۷)

”(اے اللہ!) حیرانہ حیران کی آگاہ میں حاضر ہے۔ میرا ساکن حیران کی آگاہ میں حاضر ہے۔ حیران حیران حیران کی آگاہ میں حاضر ہے۔“

خاکس کہتے ہیں کہ قسم بخدا میں نے پورا عظیم مسجد میں کسی بڑی اور بڑا نہ دیکھا۔

مہارت میں لڑوہکا یہ عالم کہ ایک مرتبہ جس کعبے میں لڑا ہوا ہے جسے اسے ایک سنگ لگا تھا آپؑ جو سے تھے لوگوں نے خود پایا کہ (از سر رسول) آگ لگی ہوئی ہے۔ مکان سے باہر نکلنے لگے۔ مگر آپؑ نے یہاں تک کہ خوف خطر و سوز لڑا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بچہ کو عرض کی کہ آپؑ کا کعبہ ہے یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا، بڑی آگ۔

میں ہر جہنم کے خوف نے مجھے اس آگ سے داخل کر دیا۔ (۸)

آپؑ فرماتے:

”مگر لوگ خوف خدا کی وجہ سے مہارت کرتے ہیں۔ بلا سوں کی مہارت ہے، بچہ لوگ جنت کے میں مہارت کرتے ہیں۔ یہاں میں کی مہارت ہے۔ اور بچہ لوگ خاص شہادت میں مہارت کرتے ہیں۔ یہی آواز بندوں کی مہارت ہے۔“ (۹)

موجودہ:

صدقہ و خیرات اور جود و عطایا میں کسی ایسے والدہ کی اور ہمارے کے منکر اہم ہے آپ کا ہم وجود سے فرض نہ جی، بغیر صدقہ کرتے اور فرماتے:

”رات کا صدقہ غنہ ثانی کے قسب کو فرو دہل ہر گز ہر روز ہر بندے سے قیامت کی قلت ہمارے کو فرو کرتا ہے۔“

دوسرے آپ نے اپنا تمام مال، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ راتوں کو اپنی پشت پر روئیوں کی ہری لاد کر لیجے اور سخیوں کے گھر پہنچاتے۔ یہ بندہ خود کے حدود و دارمگروں کی آپ کا نصرت فرماتے اور انہیں خبر تک نہ ہوتی کہ ان کا طریق کہاں سے آئے۔ جب امام زین العابدین علیہ السلام کا وصال ہوا، جب انہیں پتا چلا کہ چوتھا امام زین علیہ السلام ہیں، انہیں کے جود و عطا کا فیض تھا۔

ہرے کا بیان ہے کہ جب آپ کا وصال ہوا تو غسل دیتے ہوئے آپ کی منہ پر سیاہی لگاتے دیکھے گئے۔ تحقیق سے پتا چلا کہ چوتھے سے ہری ہوئی ہر میں کے سنتا ہ جہہ نہیں آپ اپنی پشت پر لاد کر راتوں کو سخیوں میں تقسیم فرماتے۔ (۱۰)

موجودہ گزرا:

آپ محمد انصاف اور بیکر ہر دوست تھے ایک دفعہ سہ سے لکھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے گالی دی آپ کے حبیہ تکش جس میں اس شخص کی طرف لپکے آپ نے فرمایا:

”خیر وہ اس کو کچھ نہ کہ۔ ہمارے وہ اس شخص کی طرف بڑھے ہوئے فرمایا:

ہمارے بہت سے صحابہ تم سے پرہیزہ ہیں۔ کہہ دیا کوئی حاجت ہے تو بتاؤ، ہم ہری کردیں۔ وہ شخص ہم ہوا آپ نے اپنی چادر اور ایک بڑا پردہ ہمارے منظر فرماتے۔ اس واقعہ کے بعد جب کسی آدمی آپ کو دیکھا تو پکارا، میں شہادت دیتا ہوں کہ واقعی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہیں۔“ (۱۱)

تکب ہر ایک باندی آپ کو ضرور داری جی، اچانک لوٹا اس کے ہاتھ سے گر کر آپ کے چہرہ کا جس سے چہرہ ڈھکی ہو گیا۔ آپ نے لاپرواہی سے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمایا ہے:

وَالْمُحْسِنِينَ الْعَلَاءُ

”(حق) وہ ہیں جو) خیر کو خیر کرنے والے ہیں۔“

آپ نے فرمایا:

مکلفات طہی۔

”میں نے اپنے ہاتھ پر دیا۔“

باندی نے کہا:

وَالْمُحْسِنِينَ عَنِ الْعَلَاءِ

”میرے کو اس سے دور کر دے والے ہیں۔“

فرمایا:

عَلَاءُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

”اللہ تعالیٰ جیسے سوال فرماتے۔“

باندی نے ہر عرض کی:

وَالْمُحْسِنِينَ الْعَلَاءِ

”میرے کو اس سے دور کر دے والے ہیں۔“ (۱۲)

آپ نے فرمایا:

”جا، تجھے اس کی رضا کے لیے آواز دیا۔“ (۱۳)

ایک مرتبہ آپ کے پاس بکھرے ہوئے آئے، آپ نے خادم کو کھانا لانے کا حکم دیا، وہ بکھرے ہوئے کو کھانا لایا، آپ نے ایک بکے پر گری، بچے سوئی پر ہی چسپاں ہو گیا۔ حضرت زین العابدین علیہ السلام نے فراموشی سے کھانے کو کھانا سے فرمایا:

هَذَا الطُّغْيَانُ الْفُتُورُ الطَّائِفُ فَعَلِمْتُ
بِسَجَابِ نُورِ الْقُدْسِ عَنْ نُورِ غُرُوبِ
مُخَالَفَتِ نَسَبَاتٍ عَنْ إِسْرَارِ الْهَيْبَةِ
خِلَا اِهْنِ لَابِطَةً اِنْ كُنْتَ سَاهِلَةً
بِخَبْرَةِ اَنْبَاءِ الْكَلْبَةِ لَدَى عَمْرٍا
مَنْ مَعْتَرِ حَمِيمٍ دِينٍ وَبِعَهْدِهِمْ
كَلِمَةٍ وَلَمْ يَكُنْ مَدْحِي وَمَعْتَرِ
مَنْ يَسْغَرُ الْكَلْبُ بِعَرَفِ تَوَلِيهِ لِي
فَالْمَدِينِ مَنْ يَسْتَحِلُّ خِلَالَ الْاَمَةِ

- ☆ ”یہ وہ ہیں جن کے کام باز سے سر زمین نکلا آٹا ہے انہیں بیتِ علیہ السلام کی طرف سے کھاتے ہیں۔“
- ☆ آپ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر شخصیت کے طور پر ہیں، جو (خود بھی) نیک و محبوب و بہادر و مجسم علم ہیں۔
- ☆ آپ کی روشنی و پروردگاری سے نورِ جاہلیت کا عمود ہوا ہے جسے آپ اللہ کی روشنی سے اندھیرے میں لگا ہوا جاتے ہیں۔
- ☆ اگر تو جاہل ہے تو جان لے کر یہ سیدہ طاہرہ الزہراء (ع) کے گوت بگوت ہیں جس پر ہر امر قائم اچھن ہیں۔
- ☆ یہ وہ خاندان ہے کہ ان کی محبت، دین اور ان سے بغض و عداوت، کفر ہے، ان کا قرب بہت دیرینہ اور مشہور و مبارک ہے۔
- ☆ جو شخص اپنے خاندان کی معرفت رکھتا ہے وہ ان کی اذیت سے واقف ہے۔ لوگوں نے یہ کہہ ان ہی کے گھر سے حاصل کیا ہے۔“

فرزدق نے یہ قصیدہ بنی حاتم بنی نضت بنی مرثدہ ہو کر سے قید میں ڈالوا دیا۔ سیدنا امام زین العابدین (ع) نے بارہ ہزار دوسرے صلیب لگا کر فرزدق نے یہ کہہ کر تم واپس کر دی کہ میں نے صلیب کے لیے جس بلکہ رضائے الٰہی کی قرب سے مدد کی ہے۔ حضرت امام زین العابدین (ع) نے رقم دارہ بھیج دی اور فرمایا:

”ہم اہل بیت جب تک حکم صادر ہے چیرا بھر واپس نہیں لیتے۔“
پس چہ فرزدق نے اسے قبول کر لیا۔ (۱۶)

وصال:

حضرت امام زین العابدین (ع) نے ۱۲ محرم الحرام ۹۳ھ میں ۵۵ سالہ مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔ جس کا خیال ہے کہ ولید بن عبدالملک نے آپ کو زہر دیا، جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ جنت البقیع میں اپنے چچا حضرت امام حسن (ع) کے پہلو میں آسودۂ جنت چرے۔ (۲۰)

امام زین العابدین (ع) اپنے والد گرامی کے ساتھ کربلا کے میدان میں موجود تھے، جب آپ کی عمر ۳۳ سال کی ہو گئی۔ آپ نے سر کر کربلا کے امام غوثی ساطرانی (ع) سے دیکھے۔ شہید و طاہر کے اہم جنگ میں حصہ لیا۔ (۲۱)

جسکی شہادت کی نسل آپ ہی سے جاری ہوئی آپ کے گیارہ بار کے اور چار لاکھ تھیں۔ (۲۲)

یہ قصیدہ آپ اپنے والد گرامی سے ائمہ اہل بیت (ع) کی ایسی دردناک حالتوں کے اہل بیت سے۔

عالمہ طاہرہ:

۱۔ نور الانصار، ص ۱۳۹

۲۔ تہذیب التہذیب، جلد ۲، ص ۳۸

حضرت داماد شیخ بخش محمد علیہ السلام کی تعلیمات

﴿راہنہ رشید محمود﴾

آج سے قریب ایک ہزار سال پہلے خرم دہا دایا حضرت داماد شیخ بخش محمد سرور دہلی نے کفرستان ہند میں دین حق کی تبلیغ کا بیڑا اٹھایا اور لاکھوں کم کھٹکان راہ کو اسلام کی حقیت منزل کی نشان دہی کی۔ وہ جن کے دل بہت کدے تھے، نگاہیں نور جاہد سے بچا نہ تھیں اور اپنے بہت اچھے سے خالی تھے، انہیں صداقت و حقیقت کی راہوں کا شکار کیا، ان کے سینوں میں خالق و مالک حقیقی کے عشق کو راہ روی نور دل و نگاہ کو تجلیات النور اسلام سے مستی کیا۔ آج تک ان کے روحانی لکھنؤ دہلی کے لوگ سفید ہوتے ہیں، ان کا فرقہ پرانہ اور آج بھی مریخ غلامی ہے۔

جس زمانے میں حضرت عطاء صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۱۰ھ میں فتح صرف کے انور کو کام کیا، رشید و جاہد کے لیڈان کو پکایا اور بہت کدوں کو فنا دیا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے قدم ابھی بٹے نہیں تھے، ان کے پاس اس مقام کی منزل ابھی دور تھی، ابھی اس بہت کی انوار فروغ تھی کہ اسلام کو ایک کالہ اکل دین کے طور پر مدبر کے ہاتھوں کے سامنے حاضر کھلی میں چلی کیا جائے اور پیام دہی لوگ کر سکتے تھے جن کی زندگیوں پر اسلام ہفتہ فتنہ جن کے دل خدا کی بہت اور محبوب خدا تھا، ابھی طوطے کے آواز سے ملو تھے، جو اسلام کو کہتے تھے، جیسے آواز سے بہرہ دے تھے، کابنی گفتار اور اپنے کدے سے اس حقیقت کو تو کھلی کے مسوں اور دلوں میں راسخ کر دیں۔ چنانچہ حضرت علی بن عثمان غلابی رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے مرشد برحق کے حکم سے ۱۱۰ھ میں طوہ اترے ہوئے تو مدبر کے اس مرکز علم و تہذیب سے آکر اسلام کی ضو پائشوں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ وہ تمام حلیات و اہر سے باہر تکریمت سے لگے، حساب مسلمانان کے حوزہ قدس سے کسب لیں کرتے ہیں۔

جن نفوس قدسہ نے نعت اسلام پر احسانات کیے، دین اسلام کی تبلیغ و تصدیق میں زندہ گریں گزار دیں، جن کے قدم سے ہمیں اسلام کی برکات سے محبت ہونے کے مواقع ملے ہیں، انہوں نے سرکار ہر عالم اور جسم رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو تڑپا ہاں طوہ اترے ان کے اخلاق کو نور و نواہیوں کا ذکر جاری مکتوں کی جان اور ان کی یاد بھاری زندگیوں کا سرمایہ ہونا چاہیے۔ جو قوم اپنے محسنوں کو بھول جائے گی، حقیقت کے اسے اور دے گا، انہوں سے آسائش نہ کرے، وہ دولت و کثرت

۴۔۔۔۔۔ مختصر تاریخ دمشق، جلد ۱، صفحہ ۲۳۹

۵۔۔۔۔۔ مختصر تاریخ ابن عساکر، جلد ۱، صفحہ ۲۳۸

۶۔۔۔۔۔ البدایہ والنہایہ، جلد ۱، صفحہ ۱۰۵

۷۔۔۔۔۔ ایضاً

۸۔۔۔۔۔ ایضاً

۹۔۔۔۔۔ صفة الصلوٰۃ، جلد ۲، صفحہ ۵۴

۱۰۔۔۔۔۔ مرآۃ الجنان، جلد ۱، صفحہ ۱۹

۱۱۔۔۔۔۔ البدایہ والنہایہ، جلد ۱، صفحہ ۲۷

۱۲۔۔۔۔۔ الطبقات الکبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۲۸

۱۳۔۔۔۔۔ آل عمران، ۲۳۳

۱۴۔۔۔۔۔ البدایہ والنہایہ، جلد ۱، صفحہ ۱۰۷

۱۵۔۔۔۔۔ مرجع سابق / صفة الصلوٰۃ، جلد ۲، صفحہ ۵۶

۱۶۔۔۔۔۔ البدایہ والنہایہ، جلد ۱، صفحہ ۱۰۵

۱۷۔۔۔۔۔ ایضاً

۱۸۔۔۔۔۔ مختصر تاریخ ابن عساکر، جلد ۱، صفحہ ۲۳۹

۱۹۔۔۔۔۔ مختصر تاریخ دمشق، جلد ۱، صفحہ ۲۳۹ / حلیۃ الاولیاء، جلد ۲، صفحہ ۱۳۳

۲۰۔۔۔۔۔ البدایہ والنہایہ، جلد ۱، صفحہ ۱۰۹ / مسرکۃ الجنان، ص ۱۰۷

۲۱۔۔۔۔۔ مختصر تاریخ دمشق، جلد ۱، صفحہ ۲۳۹

۲۲۔۔۔۔۔ نور الابصار، صفحہ ۱۳۲

۲۳۔۔۔۔۔ ایضاً، صفحہ ۱۳۲

۲۴۔۔۔۔۔ ایضاً

کے اندر میں کا کھانا ہو جاتی ہے۔ جن بزرگوں کے قدم سے اسلام دنیا میں پھیلے اور جن کے اخلاق کی رعایت کے اثرات دنیا بعد لفظ قرآن کی ادنیٰ ہی زندگی پر ہوئے، ان کے ذکر سے زبان و قلم کو ہلا کر دیکھو اور ان کی یاد سے غلبہ و ذلالت کا سونہرا، جلی زندگی کے لیے آب حیات کا کام کرے گا اور اس میں کوئی عیب و نقائص کا وجود نہ ملے گا۔ ہمیں جس سے بکو لوگ دوسرے سے بڑے بزرگوں کے ذکر کی ضرورت ہی سے انکار کرتے ہیں اور ان کی یاد دہانی سے انکار کا وہ خبر کرنا ہے جس میں بے عقلی اور جستی کو کیا جانا ہے، لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جو اولیائے کام کے نام لیا ہیں، ان کے روحانی فیوض و برکات کا ذکر کرتے ہیں، ان کی یاد میں غلبہ برپا کرتے ہیں لیکن ان بزرگان دین کی تعلیمات سے غافل ہیں۔

دیکھنا تو یہ چاہیے کہ جس ولی کامل کا ہم ذکر کرتے ہیں، انہوں نے ہمیں کیا راہ دکھائی اور کن راہوں پر چلنے سے ہمیں باز رکھا ہے، جب تک ہم غفلت زبان سے بزرگوں کی محبت کا دعویٰ کریں گے اور اپنے کردار کو ان کی تعلیمات اور مشاہدات سے حریف نہیں کریں گے، محبت کے دعوے ہوئے ہوں گے اور ہمہ گناہیں باغزت زندگی گزارنے سے کمال نہیں ہو سکیں۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہماری محبت بجا، ہماری عقیدت مسلم۔ مگر بات یہ جب ہے، جب ہم ان کی تعلیمات کی روشنی کو اپنی ہمدردی و سمجرت کا نور نہیں دیکھیں ان کے فرمودات کی تبلیغ کریں اور اپنے آپ کو ان سامعین میں دیکھیں جو حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے مطابق مروجین کے لیے لازم ہیں۔

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہماری نظروں میں ولی کامل ہیں، احمدیہ کا ولی ہیں، سلطان ملاحیہ ہیں، انہوں نے واضح طور پر ہمیں بتا دیا ہے کہ جو

”خاطر باطن میں اٹھتا تو اے اللہ کا دوست اور اللہ کے جملہ کلام کا پابند ہو ولی ہے۔“

• پھر ایک جگہ فرماتے ہیں:

”پادشہ خواہ اسے جس ملت سے ہو لیکن اس کی قیادت لازمی ہے۔“

پھر کیا ہے کہ ہم ملت نبوی کے بزرگوں کے حلق پر سوچنے کی زحمت بھی گوارا کرتے ہیں کہ دشمن ہے یا ولی اللہ ہو۔

کشف المحجوب میں حضرت داتا صاحب نے صرف اور حقائق کے سر پہ

جواب کیے ہیں، بزرگی مستعار کے انحصار کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے علم کی وسعت کا حوالہ دیا ہے اور فرمایا ہے کہ:

”علم ہی فرض ہے جس پر عمل ہو سکے۔“

پھر ہم کمال پر کیوں استہیل نہیں کرتے اور اصل دن پر برکت کر اپنے لیے ساق کیوں نہا لیتے ہیں۔ ہم اپنے اور گرد و پیش پر فقیر دیکھتے ہیں، سیکڑوں گیم پرش بھی نظر آتے ہیں، مگر خیرات کے مقام کا ذکر کرتے ہوئے عمر ہمارا دیکھ کر غریب طبع بھی ہر پرش پر قدس سرہ صواب فرماتے ہیں:

”فقیر کا ایک ظاہری طریق ہے اور اس کی اساس عقلی اور ہے چارگی ہے، دوسرا پناہ حقیقت کا ہے، جماعتیال و اختیار چلتی ہے۔ جس نے ظاہری طریق پر اتکا کیا مائے کوئی نفع نہ لگا اور جس نے حقیقت حاصل کر لی، وہ موجودات سے رو کر رہا ہوا اور تمام ماسوا کی غلی کرتا ہوا دیکھ کر اسے

فر فرما دیا۔“

پھر ہم اپنے نظریوں کی تلاش میں کیوں نہیں ہیں جو ماسوا کی غلی کرتے ہوئے دیکھ کر اسے فیض بآب ہوں، یہاں پرے فکر کے اصول کی غرائز کیوں نہیں دیکھتے؟

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اصول کے معنی سے انکار کو کمال شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و مذاہب متودہ کے انکار کے خلاف فرمادیا ہے، مگر ہر کسی کو سونی کہنے کی ممانعت کی ہے۔

حضرت ذہانوں مصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرماتے ہیں:

”صوفی وہ ہے کہ جب سیکڑے کو اس کی کھنگھڑا سر اس پر جان خاک کی ہو اور جب خاموشی ہو تو اس کا عمل فیض شائستہ حال ہو۔“

پھر ہم کیوں غور نہیں کرتے کہ جس ہم صوفی کہتے ہیں، وہ صوفی ہیں، حصول ہیں یا حصول۔

صاحب کشف المحجوب نے حصول کے کالوں کو چارہ دہوں میں تقسیم کیا ہے۔

اولی - جو یہ سب لے کر پڑھتے ہیں کہ ان کو بھی اہل صوفی کا مقام نصیب ہو، ان کی ابتدا کشف

اعمال بزرگ خواہشات اور پابند نہ ہوتی ہے۔

دوئم - وہ لوگ جن کی زندگی، سکون، قلب اور صحت دل نہیں اہل صوفی کے حالات کا ہر

کردار کھینچ تو لیں گے اور وہ یہ دیکھیں کہ صوفی پابند شریعت ہیں، یا وہاب اسلام کے پابند ہیں اور

ثوئی حالات سے آراستہ ہیں۔

Monthly Mujalla Mohiuddin (Faisalabad)

جاتا۔ وہ جوانیت و عفت و حیا پر ساری کوششیں کرتے ہیں۔
 رہتا۔ جن کی ہر چیز پر بغیر مشافعت کے نہ ہر خاص و عفت پر علم کے ہی کو کھانا ملے گا۔
 کوئی ہے کہ سونے کا ایک ٹکڑا ہر سب کچھ ہے۔ سونے کی ایک ٹکڑی ہے کہ ایک جی ڈالے گا۔
 حضرت اپنے صومعہ کے ارشاد کی روشنی میں ہم اپنے کریان میں جھانگیں دیکھیں کہ ہم کون سے
 گروہ میں سے ہیں۔ اور یہ بھی دیکھیں کہ صرف کے خلائوں میں سے ہیں بھی، کہیں اس کے
 خلائوں میں سے نہیں۔

مثال بھی دینی چاہیے کہ:

”مخالف طریقہ کی ایک جماعت نے رواج سلامت اختیار کیا ہے، سلامت غلوں محبت میں بہت
 تاخیر کرتی ہے اور وہی کال کی نشان دہی کرتی ہے۔“

پھر کیا ہم اس مسئلہ کو دیکھیں کہ کون صوفی صاحب سلامت دہی کے عالم میں ہے، کون صاحب
 قصد کے عالم میں ہے اور کون صاحب قصد ہے بغیر دیکھا ہے اور اگر ہمیں ان چیزوں کا علم نہیں
 ہے تو ہم صرف کے موضوع پر گفتگو کی جرات کیوں کرتے ہیں۔ ہم نے بھی حضرت صاحب کا کج
 خلقی کی تعلیمات پر تہذیبی ہے اور اس کا بدلہ دہی میں ہمارے کی اہمیت بھی ہے۔

ہمیں علم ہے کہ صاحب گرام علیہ السلام کے ذکر میں انہوں نے لکھا ہے کہ حضرت رسول
 کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کراؤ شب میں قرآن آہستہ کیوں پڑھتے
 ہیں تو انہوں نے عرض کی، میں جس کے سامنے جاتا ہوں کہ وہ سو بہت اچھا سنتے دھ ہے۔
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا سوال ہوا کہ پچھا کہ بلند آواز سے کیوں پڑھتے ہیں تو انہوں
 نے کہا کہ میں سونے والوں کو بچاؤں اور شیطان کو روک رہا ہوں۔ حضرت صاحب رضی اللہ عنہ
 کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اشارہ مشابہ کی طرف تھا اور حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کا ہاؤس کی طرف۔

پھر کیا ہم نے مشابہ اور چاہوے کا فرق دہن بھی کیا ہے؟ صاحب فرماتے
 ہیں کہ چاہوے کا مشابہ کے مقابل میں ایسا ہے جیسا کہ قند و مسند کے مقابلے میں۔ پھر اگر
 ہم نے کشف المحجوب چھی اور اس کے مندرجات کا لاپرواہی اور عجب میں جا گزریں کیا ہوتو
 ہمیں معلوم ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کئی کئی مرتبہ حضرت قند و مسند پر فرماتے ہیں اور

اہل صوفیہ بڑے، مال و جان، تسلیم اور غلوں مہارت میں حضرت حسان غنی رضی اللہ عنہ کی ہر دوی
 کرتے ہیں، نیز حضرت علی کریم رضی اللہ عنہ کی ہر چیز میں حقین کرتے ہیں:

زن فرزند کے سامنے کو ہر کام سے زیادہ اہمیت دے گا گروہ اللہ کے دوست ہیں تو اللہ اپنے
 دوستوں کو سائل نہیں کرے اور گروہ اللہ کے دشمن ہیں تو اللہ اس کے دشمنوں سے کیا خلق؟
 پھر کیا ہمیں علم ہے کہ حضرت صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”ہی چیز میں دہی چیزوں کو کھانا نہیں ہیں تو یہ گناہ کو، جھوٹ رزاقی کو، نبیت عمل کو، علم کو، صوفیہ جلا
 کو، صوفیہ کو، چینی صوفیہ کو، بکر طم کو، سنی ہدی کو اور عدل کو“

اور اگر ہمیں ان کے اس ارشاد کا علم ہے بھی تو کیا ہم نے اپنے غلط روی اور اجتماعی کردار
 پر اس ارشاد پر توجہ نہ دیا ہے؟ یہی ہم نے سوا ہے کہ ہم جھوٹ سے اپنی محبت کیوں کرتے ہیں،
 نبیت سے نفور کیوں ہے تو ہمارے اہل صالح ہائی کہیں ہیں، ہر علم و دہی اور علم ہاں کے
 معاملے سے مراد ہاں کو یہ وعدہ دہانے کی طرف کیوں دیکھیں؟ کوئی ہے کہ نبی کی مہارت کو اختیار
 نہیں کرتے تو خود نہ چاہتے کہ نبی چاہا کیوں کیے گا اور ہم صوفیہ مند کیے کھاتے ہیں؟ ہمارے
 خائوں میں سے کتنے ہیں جو بکر میں جھانک رہے ہیں اور ہاں صاحب رضی اللہ عنہ کے جہول ہاں ہیں۔
 ہم میں سے کتنے ہیں جو مستحق کی مہارت اختیار کرتے ہیں تاکہ انہوں سے نہایت مل جائے صوفیہ
 دیکھتے ہیں تاکہ ان کا نزل نہ ہو اور مل کر لکھتے ہیں تاکہ علم کا استعمال ہو سکے

صاحب صاحب قدس سرہ اخرج نے فرمایا:

”کیا ہم ان کے گھوڑوں نے بھی غور کیا ہے کہ ہم کون سا کام لسانی افروض سے ہوت کر کرتے ہیں،
 محض خدا کو خوش کرنے کی فرض ہے ہم کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے ہمیں عقین کی جی کو جو ان
 بڑھوں کا پاس کرے، مگر کیا آج کل کے جوہان پاس اب کی صفت سے ماری نہیں ہیں؟
 حضرت صاحب رضی اللہ عنہ کے عین حق سے انہوں سے دور ہونے کی اجابت فرمائی ہے، داخل طہار
 سے، جنہوں نے دنیا کو اپنے دل کا قبل شریعت کو اپنے مگر کی لوظی اور عالم امر کی پارکھ اور محض
 چار و دست کی خاطر سہرہ، گالیا سے ہر ایک فقرہ کے جوہر افروض لسانی کے لیے انہوں سے
 چار و دست کی طمع کیستے ہیں اور جاہل صوفیہ سے جس نے تو کسی مگر شریعت محبت میں رہ کر تہذیب
 پائی ہونے کی مستور سے اب دیکھا صاحب یہ صوفیہ کیجے کہ یہی اس کی کو کہہ رہا آتا ہے اور انہوں جنوں

بہت تھے لیکن کبھی ملت کی ناعدائی کا فریضہ اٹھا ہوتا ہے، ہر صدیق بننے اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کی کوئی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی سچری کے عالم میں ہر بندہ شریف سے گہری کچھار کا ایک گاندی شیر کرنا چاہتا تھا اور اہل حق ہے۔ میدان کا زور میں کودتا اور فریاد کے ارکان صاف سے پتہ آتا ہے کہ اس کا راز ہوتا ہے، بننے والوں نے سنا کہ اس ہر صدیق کی آمد کے وقت لٹکان میں پتھر کو گرنے رہا تھا:

لور خدا ہے کلری حرکت پہ عہدہ دن
پتھوں سے یہ چراغ بجھتا نہ جاتے گا

آپ نے کافر قبیلہ شروع کیا تو ملائے سہوہ بادشاہ نور الدین جہاں گیر کے کان بھرنے شروع کیے، حق صداقت کے دانتے میں بسا ہر دھڑے لاکھا، نور الدین جہاں گیر کو دوا لٹا شروع ہو گیا اور اس ناعدائی کی ملت کو قید و بند کی سوجھ بوجھ سے گزرا ہوا، لیکن مراد یہ ملت کا یہ عجیبان ہر حالت میں خدمت دین میں اور غیر خواہی مسلمان کا کام کرتا رہا۔

آپ کی ان حکمت کو کوشش، مسلسل جہاد اور صداقت آخر کار رنگ لائی۔ وہی جہاں گیر جو آپ کو گولہ بارے قلعے میں محبوس رکھنا ضروری سمجھتا تھا، جب آپ کی آنکھوں کے آگے سے پردہ ہٹا، صداقت و حقانیت نے اسے اپنا رنگ دکھایا تو غلط فہمی کا پھول کرستہ بند کیا۔ قید پہ لگا کر اسلامی شعائر کا احترام ہونے لگا، شعائر کو زندہ ہونے شروع ہو گئے، ملائے سہوہ اور لٹکان، مصوفیہ نے دہرا سوتا اختیار کر لی اور بعض ملک ہم کو سہوہ حار گئے، فرض کی گشتیں اسلام میں بکھر رہا ہو گئی۔

فرمان رسالت ہے: یُحْبِبُهُ دَلَّاهُ اَتَرِ دِيُوْنَهَا

”مہمدا اس امت کے لیے اس کے دین کو زندہ رکھنا اور بکری کے“۔

اگر بکری اور میں لوگ جہنم و جہنم میں جاتے تھے کہ جہاد و جہنم کے اندر تو گشتیں اسلام نہ صرف غلامان ہندو بلکہ چاہل ہونے کے قریب جا پہنچا تھا، یہ اس طرح تو تازہ دھواں تھا کہ حضرت علیؑ، سہیلانی، شیخ احمد سرہندی، بیگنیلے نے اس غرض کو بھاریں سے ہم کنار کر کے سدا بہار کھاد کر دکھا دیا۔

جو رحمت اللہ کے عرقہ پر گہوارہ باری کرے

مشر میں شان کریمی تازہ بھاری کرے

درس تصوف اخلاص

حضرت علامہ ساجز اور سلطان محمود گشتندی

الطرب بصرت نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسے زندگی گزارنے کے لیے نصب العین و انسانیت کی جامعہ و خدائی کے لیے لٹکان کریم نے انہماک اور ذہل کو مہوت فرمایا۔ حضرت سید آدم علیہ السلام سے لے کر جب تک یعنی روح اللہ تک مختلف ادوات میں انہماک اور صل تحریف لاتے رہے اور بجلی ہوئی انسانیت کو خزل آشاکرے رہے۔ سب سے آخر میں اللہ جل جلالہ انکریم نے اپنے پیارے محبوب، دانا، غیب، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سر پر حق نبوت کا تاج پہنا کر بھیجا اور جانتے نہ جانے کی عقل فرمایا۔ حضور رحمت کو میں لٹکان لٹکان تحریف و کر انسانیت کو مقصد حیات سے آگاہ کیا اور اس کا مہاں زندگی گزارنے کے اصول عطا فرمائے۔ لوگوں کو خدا کی توحید و معرفت کا درس دیا، اللہ کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جو پیغام خداوندی کے کر تحریف لائے، وہما کہ سہا اور لایا، عالم کے سوا دوسرے ہم تک پہنچا۔ جب ایک انسان گمراہ چہ کر ہائز، اسلام میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کی دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے کافی ساری حق میں مودہ و احسان ثابت ہوتی ہیں ان میں سے ایک اہم حق اخلاص ہے۔ جس پر قرآن وحدیث میں بھی کافی زور دیا گیا ہے اور صوفیائے کرام نے بھی اخلاص کی اہمیت و فضیلت کو اجاگر کیا ہے۔ اخلاص کی تحریف نام فقیری دراصل طریقت فرماتے ہیں کہ اخلاص یہ ہے کہ ارادے کے ساتھ صرف اہل تقویٰ کے لیے عبادت کی جائے یعنی وہ عبادت کے دوسرے لٹکان کا قرب حاصل کرے کوئی اور مقصد نہ ہونے لٹکان کے لیے عبادت ہونے کو تو اس سے تحریف کی خواہش ہو لٹکان کریم کے قرب کے علاوہ کوئی دوسری بات فحش نظر نہ ہو۔ قرآن مقدس میں الطرب بصرت اپنے ہی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرماتا ہے۔

لِلّٰہِ صَلَاتُہٗ وَ تَسْبُحُہٗ وَ مَعَالِیُہٗ لِلّٰہِ وَ بِلِیٰحِہٖ

ترجمہ: اے محبوب ﷺ آپ فرمادیجئے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا عبادت اور میرا عبادت اللہ بے عیب کی رضا کے لیے۔

انسان جو بھی کام کرے نہ لٹکان الطرب رضا و خوشنودی کے لیے کرے۔ علم دین حاصل کیا جائے تو



علاء الدین غزنوی

باتج

17

نمبر 2017ء

جمعة المبارک

پروردگار شہداء

آٹھ روزہ صبر 11

مارچ 2017ء



پیر محمد علاؤ الدین صدیقی

مشائخ اکابر عہدِ سرکشی

مفتی جان

مفتی الدین

سدھار

جھنگ رڈ

فیصل آباد

درسِ مشنری



دارالافتاء کتب خانہ

پیر محمد علاؤ الدین صدیقی

پیر محمد علاؤ الدین صدیقی



NOOR TV

علاء الدین صدیقی

پیر محمد علاؤ الدین صدیقی

0321-7611417

